This question paper contains 4 printed pages]

Roll No. | | | | | | | | | | | |

S. No. of Question Paper	:	**6413**
Unique Paper Code	:	**214203**
Name of the Paper	:	**(*iii*) Study of Modern Nazam, Ghazal**
Name of the Course	:	**B.A. (Hons) Urdu**
Semester	:	**II**

E

Duration : **3 Hours** Maximum Marks : **75**

(Write your Roll No. on the top immediately on receipt of this question paper.)

نوٹ : پانچ سوالوں کے جواب دیجئے۔ آخری دو سوال لازمی ہیں۔ نمبر مساوی ہیں۔

۱۔ جدید غزل پر ایک مضمون لکھیے۔

۲۔ جدید نظم کے آغاز و ارتقاء پر روشنی ڈالئے۔

۳۔ فانی کی غزل گوئی پر تبصرہ کیجئے۔

۴۔ حسرت موہانی کی غزل گوئی کی خصوصیات تحریر کیجئے۔

۵۔ اقبال کی نظم نگاری کے امتیازات پر روشنی ڈالئے۔

۶۔ جگر کی غزل گوئی پر اظہارِ خیال کیجئے۔

۷۔ درج ذیل شعری اقتباسات میں سے کسی ایک کی تشریح مع سیاق و سباق کیجئے :

(الف)

فکرِ انساں پر تری ہستی سے یہ روشن ہوا

ہے پر مرغِ تخیل کی رسائی تا کجا

P.T.O.

تھا سراپا روح، تو بزمِ سخن پیکر ترا
زیبِ محفل بھی رہا محفل سے پنہاں بھی رہا
دید تیری آنکھ کو اُس حُسن کی منظور ہے
بن کے سوزِ زندگی ہر شے میں جس مستور ہے
محفلِ ہستی تری بربط سے ہے سرمایہ دار
جس طرح ندی کے نغموں سے سکوتِ کوہسار
تیرے فردوسِ تخیل سے ہے قدرت کی بہار
تیری کشتِ فکر سے اُگتے ہیں عالم سبزہ وار
زندگی مضمر ہے تیری شوخیٔ تحریر میں
تابِ گویائی سے جنبش ہے لبِ تصویر میں

(ب)

حسن بے پروا کو خود بین و خود آرا کر دیا
کیا کیا میں نے کہ اظہار تمنا کر دیا

بڑ گئیں تم سے تو مل کر اور بھی بے تابیاں
ہم یہ سمجھے تھے کہ اب دل کو شکیبا کر دیا

پڑھ کے تیرا خط مرے دل کی عجب حالت ہوئی
اضطراب شوق نے اک حشر بوپا کر دیا

ہم رہے یاں تک تری خدمت میں سرگرم نیاز
تجھ کو آخر آشنائے نازِ بے جا کر دیا

اب نہیں دل کو کسی صورت کسی پہلو قرار
اس نگاہ ناز نے کیا سحر ایسا کر دیا

درج ذیل شعری اقتباسات میں سے کسی ایک کی تشریح مع حوالہ کیجئے :

(الف)

کسی کے ایک اشارے میں کس کو کیا نہ ملا
بشر کو زیست ملی موت کو بہانہ ملا
مذاق تلخِ پسندی نہ پوچھ اُس دل کا
بغیر مرگ جسے زیست کا مزا نہ ملا
دبی زبان سے مرا حال چارہ ساز نہ کہہ
بس اب تو زہر ہی دے زہر میں دوا نہ ملا
خدا کی دین نہیں ظرفِ خلق پر موقوف
یہ دل بھی کیا ہے جسے درد کا خزانہ ملا
دعا گدائے اثر ہے گدا پہ تکیہ نہ کر
کہ اعتمادِ اثر کیا ملا ملا نہ ملا

(ب)

دل گیا، رونق حیات گئی
غم گیا ساری کائنات گئی

ان کے بہلائے بھی نہ بہلا دل

رائگاں سعی التفات گئی

مرگ عاشق تو کچھ نہیں لیکن

اک مسیحا نفس کی بات گئی

ہم نے بھی وضع غم بدل ڈالی

جب سے وہ طرز التفات گئی

ترک اُلفت بہت بجا ناصح !

لیکن اس تک اگر یہ بات گئی